سوال

(344) یکجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرے داماد ندیم بٹ نے شراب نوشی کی حالت میں اپنی بیوی کو یکبار، یعنی ایک ہی سانس میں تین طلاق طلاق طلاق بول دی ہے ۔ اب وہ اپنی غلطی تسلیم کرکے اور شراب سے تائب ہوکر اپنا گھر آباد رکھنا چاہتا ہے اور بیوی بھی آباد رہنے پر راضی ہے ۔ قرآن وحدیث کے مطابق وہ اپنا گھر آباد رکھ سکتے ہیں یا نہیں ؟ شرعی فتویٰ جاری فرمایا جائے ۔

نوٹ : میرے داماد نے اس سے پہلے اپنی اس بیوی کو کبھی زبانی یا تحریری کوئی طلاق نہیں دی ۔ اور اس طلاق پر صرف تین دن گزرے ہیں ۔ (سائل : محمد یونس کاشمیری لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں اگر شراب کے نشہ میں دھت ہوکر (یعنی اتنا نشہ ہوکہ زمین آسمان اور دائیں بائیں کی تمیز نہ رہے) طلاق دی تھی تو اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی نہ ایک اور نہ تین ۔ اور اگر نشہ اتنا سخت نہ تھا بلکہ ہوش وحواس قائم تھے تو اس صورت میں قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ صحابہ کرام اور ماہرین شریعت کے مطابق ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے ۔چنانچہ قرآن میں ہے :

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ ﴿٢٢٩﴾... البقرة

’’طلاق رجعی دو مرتبہ یعنی دو وقتوں میں ہے پھر یا تو بیوی کو روک لینا ہے یا پھر بھلے طریقہ کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ۔،،

اس آیت میں قابل غورلفظ مرتان ہے جو مرۃ کا تثنیہ ہے اور مرۃ کا معنی ایک دفعہ اور ایک وقت ہے ، جیسا کہ قرآن میں ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ ﴿٥٨﴾... النور

’’اے ایمان والو! تمہارے غلام لونڈی اور نابالغ لڑکے لڑکیاں آپ کے پاس آنے کے لئے تین وقتوں میں اجازت حاصل کریں (1) نماز فجر سے پہلے (2) اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تینوں وقت تمہارے پردے کے ہیں ،،

اس آیت شریفہ میں بڑی صراحت کے ساتھ یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ مرات کا معنی اوقات : یعنی تین وقت ہیں اور قرآن کی تفسیر کا مسلمہ قاعدہ ہے : القرآن يفسر بعضه بعضا لهذا قاعدہ کے مطابق الطلاق مرتان کا معنی بھی لامحالہ طلاق دو وقتوں میں ہے نہ کہ دو طلاقیں ورنہ قرآن کی عبارت الطلاق طلقتان ہوتی جب کہ ایسا ہرگز نہیں ۔ پس قرآن سے ثابت ہوا کہ اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے ۔ اس بات کی مزید تفصیل درج ذیل صحیح احادیث میں آچکی ہے ۔

3۔ عَن بن عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكرٍ وَسَنَتَينِ مِن خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم کتاب الطلاق ج 1 ص 477.)

''حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور ابو بکر صدیق کے عہد میں اور پھر حضرت عمر فاروق کی خلافت کے ابتدائی دو برسوں تک اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شریعت میں شمار ہوتی تھی ۔ ایک سچا واقعہ بھی پڑھتے چلیے تاکہ ذہن صاف ہوجائے ۔ ،،

4۔ عن ابن عباس عن رکانة بن عبد یزید طلق - امرأته ثلاثاً فی مجلس واحد، فحزن علیه حزناً شدیداً فسأله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف طلقتها؟ قال : ثلاثاً فی مجلس واحد فقال إنما تلك واحدة، فأرتجعها (فتح الباری شرح صحیح البخاری ج 9 س 316.)

''حضرت رکانہ اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے کرے بعد ازاں بڑے غمگین ہوئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ حضرت اکٹھی تین طلاقیں یکبار دے چکا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ تو ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے ، آپ رجوع کرلیں ۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص837

محدث فتویٰ